احمدی احباب کی تعلیم وتربیت کے لئے

سوموار 18 نومبر 2013ء

روزنامہ

1913ء سے جاری شدہ

FR-10

الفضل

The ALFAZL Daily

ٹیلی فون نمبر 047-6213029

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

web: http://www.alfazl.org
email: editor@alfazl.org

سوموار 18 نومبر 2013ء 13 محرم 1435 ہجری 18 نبوت 1392 ہش جلد 63-98 نمبر 260

خلفائے راشدین کی بزرگی

مشہور ہندو لیڈر گاندھی جی نے اپنے اخبار ینگ انڈیا میں لکھا ہے کہ:۔

میں جوں جوں اس حیرت انگیز مذہب کا مطالعہ کرتا ہوں حقیقت مجھ پر آشکارا ہوتی جاتی ہے کہ اسلام کی شوکت تلوار پر مبنی نہیں بلکہ اس کے خلفائے اولین کی قوت برداشت ان کی قربانی اور بزرگی پر منحصر ہے۔

(پیسہ اخبار۔ بحوالہ: برگزیدہ رسول غیروں میں مقبول صفحہ 11)

اخلاق عالیہ صحابہ کرامؓ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم

حضرت عمرؓ کے عہد میں قادسیہ میں ایرانیوں سے فیصلہ کن جنگ ہوئی۔ شام کی فتوحات کا آخری فیصلہ یرموک میں ہوا۔ حضرت عمرؓ اس فتح کی خبر سنتے ہی سجدۂ شکر بجالائے۔

فتح بیت المقدس کے موقع پر عیسائیوں کے اسقف (مذہبی سربراہ اعلیٰ) کی اس خواہش پر کہ امیر المومنین خود تشریف لا کر معاہدہ صلح کریں۔ حضرت عمرؓ نے 16ھ میں بیت المقدس کا سفر اختیار کیا اور یوں اس تاریخی فتح کی تکمیل ہوئی۔

حضرت عمرؓ کی شہادت کے بارہ میں بھی رسول کریم ﷺ نے پیشگی خبر دی تھی۔ جب احد پہاڑ پر آپؐ کے ساتھ حضرت ابوبکرؓ عمرؓ اور عثمانؓ تھے آپؐ نے فرمایا تھا اے احد تھم جا کہ تیرے اوپر ایک نبی، ایک صدیق اور دو شہید ہیں۔

(بخاری کتاب المغازی باب مناقب عمرؓ)

اسی طرح رسول اللہ ﷺ نے جنت میں حضرت عمرؓ کا شاندار محل دیکھ کر رشک کا ذکر فرمایا اور ان کے نیک انجام کی خبر دی تھی۔ حضرت عمرؓ دعا کیا کرتے تھے کہ اے اللہ مجھے اپنی راہ میں شہادت عطا کرنا اور مجھے اپنے رسولؐ کے شہر میں موت دینا۔

(بخاری کتاب فضائل المدینہ)

خود حضرت عمرؓ نے اپنی شہادت سے کچھ روز پہلے کہا ''اے لوگو! میں نے ایک خواب دیکھی ہے جس سے میں سمجھتا ہوں کہ میرا وقت قریب آگیا ہے۔ میں نے ایک سرخ مرغ دیکھا جس نے مجھے دو دفعہ چونچیں ماریں۔ میں نے یہ خواب اسماء بنت عمیس سے بیان کی تو انہوں نے یہ تعبیر کی کہ مجھے کوئی عجمی شخص قتل کرے گا۔'' (مناقب عمر لابن الجوزی صفحہ 274)

حضرت عمرؓ پر نماز فجر پڑھاتے ہوئے حملہ کیا گیا تھا۔ ظالم قاتل دو دھاری چھرا لے کر حملہ آور ہوا اور حضرت عمرؓ کے کندھے اور پہلو میں حملہ کیا۔ پھر دائیں بائیں لوگوں پر بھی چھرے سے وار کرتا گیا۔ جس سے تیرہ نمازی زخمی ہوئے۔ ان میں سے سات شہید ہو گئے۔ بالآخر قاتل پر کمبل پھینک کر اسے پکڑ لیا گیا۔ حملہ آور نے خودکشی کر لی۔ حملہ کے بعد حضرت عمرؓ نے خود عبدالرحمٰنؓ بن عوف کا ہاتھ پکڑ کر انہیں امام کی جگہ کھڑا کر دیا تھا جنہوں نے سورۃ کافرون اور اخلاص کے ساتھ مختصر نماز پڑھائی۔ حضرت عمرؓ کو اٹھا کر گھر لے جایا گیا۔ انہوں نے حضرت ابن عباسؓ سے فرمایا پتہ کریں حملہ کرنے والا کون تھا؟ وہ معلوم کر کے آئے اور بتایا کہ وہ مغیرہؓ کا غلام ابولؤلؤ مجوسی تھا۔ حضرت عمرؓ نے پوچھا، وہ جو کاریگر تھا۔ انہوں نے کہا ہاں اس پر خوش ہو کر فرمایا ''میں نے تو اس سے حسن سلوک کا ہی حکم دیا تھا۔ اللہ کا شکر ہے کہ میری موت کسی مسلمان کہلانے والے کے ہاتھ سے نہیں ہو رہی۔'' آپؓ کو دودھ پلایا گیا تو وہ زخم سے بہ نکلا۔ مسلمانوں نے اندازہ کر لیا کہ وہ جانبر نہ ہو سکیں گے۔

(بخاری کتاب المناقب باب مناقب عمر و مجمع الزوائد جلد 9ص 75، استیعاب جلد 3ص 242)

(ترجمہ از اسوۂ صحابہ رسول: حافظ مظفر احمد صاحب)

نتیجہ مقابلہ مقالہ نویسی

2012-13ء

(مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان)

شعبہ تعلیم مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان کے تحت خدام الاحمدیہ کے درمیان مقابلہ مقالہ نویسی بعنوان ''حضرت مسیح موعود کی خدمت دین حق'' ہوا۔ اس کا نتیجہ درج ذیل ہے۔

اول۔ عطاء الحی منصور ولد مکرم حفیظ الرحمٰن سنوری صاحب محمود ہوسٹل جامعہ احمدیہ ربوہ،

دوم۔ ناصر احمد طاہر ولد مکرم عبدالستار صاحب نصیر آباد سلطان ربوہ

سوم۔ نصیر احمد ولد مکرم حاجی احمد صاحب ڈیفنس نور لاہور،

چہارم۔ عطاء القدوس ولد مکرم عبدالمالک صاحب گڑھی شاہو دارالذکر لاہور،

پنجم۔ محمد قیصر اشرف ولد مکرم رانا محمد اشرف صاحب کوٹ لکھپت لاہور،

ششم۔ طاہر نعیم ولد مکرم نعیم احمد شاہد صاحب سٹیل ٹاؤن کراچی،

ہفتم۔ خواجہ اورنگزیب ولد مکرم خواجہ محمد سلیمان صاحب جڑانوالہ فیصل آباد،

ہشتم۔ عبدالعلی ولد مکرم عبدالحی صاحب ماڈل ٹاؤن لاہور،

نہم۔ عبدالستار شاد ولد مکرم عبدالخالق صاحب حسین آگاہی ملتان،

دہم۔ محسن نصیر ولد مکرم شیخ نصیر الدین صاحب واپڈا ٹاؤن لاہور۔

اللہ تعالیٰ یہ اعزاز سب کیلئے مبارک کرے۔ آمین

(مہتمم تعلیم مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان)

مرسلہ :نظارت اصلاح و ارشاد مرکزیہ

حضور انور کا جلسہ سالانہ آسٹریلیا میں لجنہ اماء اللہ سے خطاب 5-اکتوبر 2013ء بطرز سوال و جواب

(بسلسلہ تعمیل فیصلہ جات مجلس شوریٰ 2013)

ان جوابات کے سوالات مورخہ 9 نومبر 2013ء کے روزنامہ الفضل میں شائع ہو چکے ہیں

س: حضور انور نے یہ خطاب کب اور کہاں ارشاد فرمایا؟

ج: حضور انور نے یہ خطاب 5۔اکتوبر 2013ء کو سڈنی آسٹریلیا میں ارشاد فرمایا۔

س: تقویٰ کی بابت حضرت مسیح موعود کو شعر کا کون سا مصرعہ الہام ہوا؟

ج: فرمایا! (شعر کا) پہلا مصرعہ حضرت مسیح موعود نے خود ترتیب فرمایا کہ ہر اک نیکی کی جڑ یہ اتقاء ہے یعنی ہر نیکی کی جڑ تقویٰ ہے اس پر فوراً ہی آپ کو الہام ہوا اگلا مصرعہ کہ

"اگر یہ جڑ رہی سب کچھ رہا ہے"

(ملفوظات جلد اوّل صفحہ 536)

س: شادی کی خواہش رکھنے والے مردوں کو آنحضرتؐ نے کیا نصیحت فرمائی؟

ج: آنحضرتؐ نے فرمایا تم لوگ جو نئی زندگی کا آغاز کرنا چاہتے ہو تو مردوں کو فرمایا نہ تم دولت دیکھو نہ تم لڑکی کا خاندان دیکھو نہ تم اس کی شکل اور خوبصورتی دیکھو ہاں اگر دیکھنا ہے تو دین داری دیکھو کہ لڑکی اور عورت دیندار ہے کہ نہیں۔

س: نکاح کے اصل مقصد کو بیان کریں؟ نیز رشتوں کے طے کرنے میں کیا امر مدنظر رکھنا چاہئے؟

ج: فرمایا! انسانی زندگی میں مرد اور عورت کا بندھن دنیاوی خواہشات کو پورا کرنے کے لئے نہیں بلکہ نیک نسل چلانے، نیک خاندانوں کو قائم کرنے اور اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لئے ہے۔ ایک دیندار کے لئے یہ حکم ہے کہ تم دین مدنظر رکھو بے شک ہم کفو ہونے کا بھی ذکر ہے جس میں بہت سارے پہلو دیکھے جاتے ہیں لیکن ہم کفو میں بھی تقویٰ اور دین پہلی شرط ہونی چاہئے۔

س: خطبہ میں رشتوں میں دراڑیں پڑنے کی کیا وجہ بیان ہوئی ہے؟

ج: فرمایا: جماعت میں بھی جو رشتوں میں دراڑیں پڑنے کی تعداد بڑھ رہی ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ ہم میں سے بہت سے ایسے ہیں جو مذہب سے دور ہٹے ہوئے لوگوں کی نقل کرتے ہیں آزادی کے نام پر۔ حالانکہ اللہ تعالیٰ نے بعض حدود رکھی ہیں۔ قرآن کریم مکمل کتاب ضابطہء حیات ہے جس میں امن پسند اور محبت اور پیار سے بھری ہوئی زندگی کا تصور ہے۔

س: سورۃ الحشر:17 میں لفظ غد (کل) کے حضور انور نے کون سے دو مطالب بیان کئے ہیں؟

ج: فرمایا! "ولتنظر نفس ماقدمت لغد" کہ ہر جان یہ دیکھے کہ وہ کل کے لئے کیا آگے بھیج رہی ہے۔ اب اس کل کے بھی دو مطلب لئے جاسکتے ہیں ایک یہ کہ اس شادی کے نتیجے میں جو تمہاری نسل پیدا ہونی ہے اس کی تربیت کس حد تک اچھی کر رہے ہو۔ تمہارا مقصد تو دین کو دنیا پر مقدم کرنا ہے۔ پس ایسی نسل پیدا کرو جو دین کی وارث بننے والی ہو ایسی نسل پیدا کرو جو ماں باپ کے لئے دعائیں کرنے والی اور نیکیوں میں آگے بڑھنے والی ہوں۔

س: حضور انور نے اپنے خطاب میں تربیت اولاد کے حوالہ سے والدین کو کس امر کی طرف توجہ دلائی؟

ج: فرمایا! ماں باپ کو بھی اس طرف توجہ دینی ہوگی کہ ہمارے بچے ایسے نیک ماحول میں پلے بڑھیں جہاں تقویٰ سب سے مقدم ہو اور دین کو دنیا پر مقدم رکھنے والے ہوں۔

س: جماعتی مخالفت کے سبب ہجرت کر کے باہر جانے والیوں کو حضور انور نے کیا نصیحت فرمائی؟

ج: فرمایا! جو پاکستان سے ہجرت کر کے آئیں ہیں ان کو چاہئے کہ دین کو دنیا پر مقدم رکھتے ہوئے تقویٰ میں قدم آگے بڑھائیں اور اللہ تعالیٰ کی رضا کو حاصل کرنیکی کوشش کریں نہ کہ دنیا کی جو جاہ وحشمت ہے اس سے متاثر ہو کر اس میں ڈوب جائیں۔

س: حضور انور نے نوجوان جوڑوں کو کیا نصیحت فرمائی؟

ج: فرمایا! اسی طرح نوجوان جوڑے ہیں وہ ابتداء ہی میں بعض دفعہ کہ ہماری understanding نہیں ہوئی رشتے ختم کر دیتے ہیں یہ بھی غلط طریقہ کار ہے جو یہاں کے ماحول میں مذہب سے دوری کی وجہ سے تو پیدا ہو گیا ہے۔ لیکن ایک احمدی کو جو اپنے آپ کو اس زمانے میں سب سے زیادہ دین سے قریب سمجھتا ہے اس میں یہ باتیں پیدا نہیں ہونی چاہئیں۔

س: پردہ کا اصل مقصد کیا ہے؟

ج: فرمایا! پردے کا مقصد حیاء پیدا کرنا، بدخیالات سے دوری اور تقویٰ پر چلنا ہے۔ پس ہر عورت کو اپنے جائزے لینے چاہئیں کہ کیا اس کا حیاء کا معیار وہ ہے جو خدا تعالیٰ ہم سے چاہتا ہے۔

س: بدخیالات اور بے حیائی کی اس خطبہ میں کیا وجہ بیان کی گئی؟

ج: فرمایا! بدخیالات میں نوجوانوں میں خاص طور پر آجکل کی فلمیں، انٹرنیٹ، ٹی وی اور آزادی کا خیال بہت کردار ادا کر رہی ہیں۔ فلمیں بنانے والوں کو بھی ان کے نقصانات کا اندازہ ہے لیکن ایک ظاہری آزادی کے نام پر بے حیائی پھیلتی چلی جا رہی ہے۔

س: حضور انور نے لباس کے متعلق عورتوں کو کیا نصائح فرمائیں؟

ج: فرمایا! پھر لباس کے فیشن ہیں ہر احمدی عورت اور لڑکی کو یاد رکھنا چاہئے کہ جو ٹائٹس جینز اور بلاوز یا ٹی شرٹ پہنتی ہیں ان کے ساتھ تو عورت کے تقدس کو پامال کر رہی ہوتی ہیں۔ ایسا لباس تو گھروں میں مردوں کے سامنے بھی جن سے پردہ نہیں ان کے سامنے بھی نہیں پہننا چاہیے کجا یہ کہ غیر مردوں کے سامنے ایسا لباس پہن کر آیا جائے۔ جینز پہننے میں کوئی حرج نہیں ہے کبھی میں نے نہیں روکا لیکن اس کے ساتھ لمبی قمیض ہونی چاہئے کم از کم گھٹنوں تک۔

س: حضور انور نے ایک احمدی سے اپنی کس توقع کا اظہار کیا؟

ج: فرمایا! ایک احمدی سے یہ توقع کی جاتی ہے کہ تقویٰ میں ترقی کی جاوے اور ترقی کے لئے قرآنی احکامات کی تلاش کرے اللہ تعالیٰ کی رضا کی راہیں تلاش کرے اور اس کے لئے ایک جدو جہد اور کوشش ہو۔ کیونکہ احمدیوں نے معاشرہ کی اصلاح کرنی ہے۔

س: حضور انور نے اپنے خطاب میں احباب جماعت کو کن ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائی؟

ج: فرمایا! ہر احمدی مرد اور عورت کو یاد رکھنا چاہئے کہ جب حضرت مسیح موعود نے اپنی بعثت کا مقصد بندے کو خدا تعالیٰ کے ساتھ جوڑنا بتایا ہے اور اللہ تعالیٰ سے مضبوط تعلق پیدا کرنا قرار دیا ہے تو ہر احمدی کی ذمہ داری ہے بلا استثناء ہر مرد اور عورت کی ذمہ داری ہے کہ اپنا تعلق اللہ تعالیٰ سے جوڑے اور اپنے بچوں کا تعلق بھی اللہ تعالیٰ سے جوڑنے کی کوشش کرے جس معاشرے میں رہ رہی ہیں اس معاشرے کو بھی ہم نے بدلنا ہے۔

س: حضور انور نے تیونس کی ایک نومبائع کے قبولیت احمدیت کے واقعہ کی کیا تفصیل بیان فرمائی؟

ج: فرمایا! تیونس کی ایک راضیہ صاحبہ کہتی ہیں کہ میں نے ایک روز آپ کا چینل دیکھا۔ یعنی MTA۔ بعض قابل اعتماد لوگوں سے آپ کے متعلق پوچھا تو انہوں نے جماعت کی تکفیر کی۔ (چینل MTA ملا ہدایت کے لئے غیر تو ہمارا چینل ہدایت کے لئے تلاش کریں اور ہم جو گندے چینل ہیں ان پر بیٹھ کر اپنی بے حیائی کے سامان کریں۔ کس قدر بدقسمتی ہوگی ایسے لوگوں کی) کہتی ہیں پھر ایک روز میرے بیٹے میرے کمسن بیٹے نے خواب دیکھی کے ہم ایک کار میں بیٹھے ہیں جسے مصطفیٰ ثابت صاحب چلا رہے ہیں۔ مجھے سمجھ آگئی کہ میں سیدھے راستے پہ ہوں چنانچہ میں جماعت احمدیہ میں شامل ہوگئی۔

س: کتب حضرت مسیح موعود کے مطالعہ کی اہمیت کے بارہ میں حضور انور نے کیا بیان فرمایا؟

ج: فرمایا! حضرت مسیح موعود کی کتب کا مطالعہ بھی قرآن کریم کے احکامات کو سمجھنے کے لئے بڑا ضروری ہے جو ہر بچی کو اگر اردو پڑھنی نہیں آتی تو انگلش میں جو لٹریچر میسر ہے اس میں پڑھیں اور جن کو اردو پڑھنی آتی ہے وہ اردو میں پڑھیں تبھی اپنی اصلاح کرسکتی ہیں۔ قرآن کریم کی صحیح تفسیر حضرت مسیح موعود سے ہی ملتی ہے۔

س: یمن سے ایک نومبائع خاتون کے قبولیت احمدیت کے واقعہ کو بیان کریں؟

ج: فرمایا! پھر ایک یمن کی نومبائع احمدی ہیں کہتی ہیں میرے والد ایک عالم دین تھے وہ مجھے بتایا کرتے تھے کہ امام مہدی کے ظہور کی جملہ علامات پوری ہو چکی ہیں اگر میری وفات کے بعد امام مہدی ظاہر ہوں تو ان کی بیعت ضرور کرنا تو میں ان سے پوچھتی کہ وہ کیسے ظاہر ہوگا۔ والد صاحب فرمایا کرتے تھے کے وہ ٹی وی کی ذریعہ سے ظاہر ہوں گے اور ان کو سارا زمانہ دیکھے گا۔ والد صاحب کی وفات کے بعد میں ایک مرتبہ چینلز بدل کر دیکھ رہی تھی کہ مجھے MTA مل گیا جس کے ذریعہ مجھے امام مہدی کے ظہور کی بشارت ملی۔ مجھے بہت خوشی ہوئی کہ جو میرے والد صاحب نے بتایا تھا وہ پورا ہوا میں نے استخارہ کیا اللہ تعالیٰ نے سیدھا راستہ دکھایا اور میں نے اور میری والدہ نے بیعت کر لی۔

س: MTA کے پروگراموں سے استفادہ کے بارہ میں حضور انور نے کیا بیان فرمایا؟

ج: فرمایا! بجائے اِدھر اُدھر کے چینل دیکھنے کے ایک وقت کم از کم ضرور رکھیں جب MTA کے خاص پروگرام بھی دیکھا کریں جو آپ کی تربیت کے لئے بہتر ہوں۔

س: خطاب کا اختتام حضور انور نے کن دعائیہ الفاظ میں کیا؟

ج: فرمایا! اللہ کرے کہ دنیاوی خواہشات کی بجائے ہم سب اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کی تڑپ رکھنے والے ہوں۔ ہمارے گھر بھی جنت کا نمونہ ہوں اور اُخروی زندگی میں بھی اللہ تعالیٰ کے فضلوں کے ہم وارث بنیں۔

☆☆☆☆☆☆☆☆

پبلشر و پرنٹر : طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ | مطبع: ضیاء الاسلام پریس | مقام اشاعت : دارالنصر غربی چناب نگر ربوہ | قیمت 5 روپے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ کا دورہ آسٹریلیا

21

حضور انور کا ریڈیو انٹرویو، نیشنل عاملہ لجنہ کو ہدایات، تقریب آمین اور حسن موسیٰ لائبریری کا معائنہ

رپورٹ: مکرم عبدالماجد طاہر صاحب ایڈیشنل وکیل التبشیر لندن

19/اکتوبر 2013ء

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے صبح پانچ بجکر دس منٹ پر بیت الہدیٰ میں تشریف لاکر نماز فجر پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

صبح حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے دفتری ڈاک اور رپورٹس ملاحظہ فرمائیں اور ہدایات سے نوازا اور مختلف دفتری امور کی انجام دہی میں مصروفیت رہی۔

پروگرام کے مطابق گیارہ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے دفتر تشریف لائے۔

حضور انور کا ریڈیو انٹرویو

آسٹریلیا کے ایک حکومتی ریڈیو سٹیشن SBS کے نمائندہ حضور انور کا انٹرویو لینے کے لئے پہلے سے ہی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی آمد کے منتظر تھے۔

SBS نیشنل لیول کا ایک حکومتی ریڈیو سٹیشن ہے۔ اس ریڈیو سٹیشن سے دنیا کی 74 مختلف زبانوں میں پروگرام نشر ہوتے ہیں۔

جرنلسٹ نے حضور انور سے پہلا سوال یہ کیا کہ جماعت احمدیہ کی تاریخ سے متعلق بتائیں کہ جماعت احمدیہ کی بنیاد کب اور کیسے پڑی اور یہ تحریک کیسے شروع ہوئی۔

اس سوال کا جواب دیتے ہوئے حضور انور نے حضرت مسیح موعود کے آنے کا پس منظر، اغراض و مقاصد اور ضروری معلومات تفصیل سے بیان فرمائیں۔......

حضور انور نے فرمایا حضرت مسیح موعود نے 1889ء میں جماعت احمدیہ کے قیام کی بنیاد ڈالی۔ آنحضرت ﷺ نے اس آنے والے مسیح اور مہدی کی صداقت کے لئے جو نشانات بیان فرمائے تھے ان میں سے ایک نشان رمضان کے مہینہ میں سورج اور چاند کا اس کی معین تاریخوں میں گہنایا جانا تھا۔ چنانچہ جب حضرت اقدس مرزا غلام احمد قادیانی جن کو ہم آنے والا مسیح اور مہدی مانتے ہیں آپ نے مسیح اور مہدی ہونے کا دعویٰ فرمایا اور باقاعدہ جماعت احمدیہ کے قیام کی بنیاد ڈالی تو آپ کے دعویٰ کے بعد 1894ء میں دنیا کے مشرقی حصہ کی طرف رمضان میں سورج اور چاند کو اس کی معین تاریخوں میں گرہن لگا اور پھر اگلے سال 1895ء میں دنیا کے مغربی حصہ میں رمضان میں ہی سورج اور چاند کو اس کی معین تاریخوں میں گرہن لگا۔ یہ آپ کے دعویٰ کی تصدیق کے لئے ایک خدائی نشان تھا۔

آپ نے فرمایا میں وہی مسیح اور مہدی ہوں جس کے آنے کی خبر دی گئی تھی اور میرے آنے کا مقصد یہ ہے کہ انسان اپنے رب کو پہچانے اور اپنے خدا کی طرف لوٹے اور بندے، دوسرے بندوں کے حقوق ادا کریں۔ پس حقوق اللہ اور حقوق العباد کی ادائیگی کے لئے آپ نے جماعت احمدیہ کا قیام کیا۔

جرنلسٹ نے سوال کیا کہ 1889ء میں آپ نے جماعت احمدیہ کی بنیاد رکھی تو پھر آپ کی وفات کے بعد کیا طریق اختیار کیا گیا پھر خلیفہ کے انتخاب کے لئے کیا طریق اختیار کیا جاتا ہے؟

اس سوال کے جواب میں حضور انور نے فرمایا کہ آخری زمانہ میں خلافت کے قیام کی پیشگوئیاں موجود ہیں۔ چنانچہ حضرت اقدس مسیح موعود کی وفات کے بعد لوگوں نے حضرت مولانا حکیم نورالدین صاحب کو خلیفۃ المسیح الاول منتخب کیا۔ پھر آپ کی وفات کے بعد 1914ء میں خلافت ثانیہ کا انتخاب ہوا اور حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد خلیفۃ المسیح الثانی منتخب ہوئے۔

حضور انور نے فرمایا جب حضرت مسیح موعود کی وفات ہوئی اس وقت جماعت کی تعداد ہاف ملین کے قریب تھی۔ آج اللہ تعالیٰ کے فضل سے دنیا کے 204 ممالک میں یہ تعداد کروڑوں میں ہے۔

اب خلیفۃ المسیح کے انتخاب کے لئے باقاعدہ الیکٹورل کالج ہے۔ جس میں جماعت کے اداروں انجمن، تحریک جدید وغیرہ کے عہدیداران ہیں، پھر سینئر مربیان اور مختلف ممالک کے امراء جماعت اور بعض دیگر لوگ شامل ہیں۔ یہ سب ایک جگہ جمع ہوکر خلیفہ کا انتخاب کرتے ہیں۔

1982ء میں جب حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کی وفات ہوئی تو خلیفۃ المسیح الرابع کا انتخاب ربوہ میں ہوا تھا۔

1984ء میں جب جنرل ضیاء الحق نے ظالمانہ آرڈیننس نافذ کیا ہے۔ جس کے تحت سخت قوانین بنائے گئے اور ہمارے عقائد کے اظہار پر پابندی لگا دی گئی اور سزائیں مقرر کی گئیں۔ السلام علیکم کہنے پر جیل کی سزا مقرر کی گئی اور جرمانہ اس کے علاوہ مقرر کیا گیا تو ان حالات میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے پاکستان سے لندن ہجرت کی کیونکہ آپ بحیثیت خلیفہ اپنے فرائض منصبی نہیں بجالاسکتے تھے اور نہ جماعت کی راہنمائی کرسکتے تھے۔

2003ء میں لندن میں آپ کی وفات ہوئی تو پھر پانچویں خلافت کا انتخاب بیت فضل لندن میں ہوا۔ بیت فضل لندن کی سب سے پرانی بیت الذکر ہے۔ چنانچہ 22/اپریل 2003ء کو اس انتخاب میں مجھے خلیفہ منتخب کیا گیا۔

جرنلسٹ نے ایک سوال یہ کیا کہ عوام میں یہ تاثر پایا جاتا ہے کہ حضرت مرزا غلام احمد صاحب نے نبی ہونے کا دعویٰ کیا ہے؟ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اس سوال کا تفصیلی جواب عنایت فرمایا۔

حضور انور نے فرمایا کہ حضرت اقدس مسیح موعود فرماتے ہیں کہ ایک رات میں نے اس کثرت سے آنحضرت ﷺ پر درود بھیجا کہ دل و جان اس سے معطر ہوگیا۔ اسی رات خواب میں یہ نظارہ دیکھا کہ آب زلال کی شکل پر نور کی مشکیں اس عاجز کے مکان میں لئے آتے ہیں اور ایک فرشتے نے ان میں سے کہا کہ یہ وہی برکات ہیں جو تو نے محمد ﷺ کی طرف بھیجی تھیں۔

ایک مرتبہ الہام ہوا کہ ملاء اعلیٰ کے لوگ خصومت میں ہیں اور ارادہ الٰہی احیائے دین کے لئے جوش میں ہے۔ اسی اثناء خواب میں دیکھا کہ لوگ ایک محی کو تلاش کرتے پھرتے ہیں اور ایک شخص اس عاجز کے سامنے آیا اور اشارہ سے اس نے کہا کہ یہ وہ آدمی ہے جو رسول اللہ سے محبت رکھتا ہے۔ تو حضرت مسیح موعود کو جو یہ مقام ملا ہے آنحضرت ﷺ کی محبت میں ملا ہے۔

جرنلسٹ کے اس سوال پر کہ کیا وحی کا سلسلہ جاری ہے۔ حضور انور نے فرمایا ہم یہ یقین رکھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کی تمام صفات آج بھی قائم ہیں۔ خدا تعالیٰ کی کسی بھی صفت کو ختم نہیں کیا جاسکتا۔ وہ پہلے بھی کلام کرتا تھا اور اب بھی کرتا ہے۔ لوگوں کو سچی خوابیں آتی ہیں۔ خدا تعالیٰ آپ کی دعائیں سنتا ہے اور شفاء دیتا ہے۔ حضور انور نے فرمایا خدا تعالیٰ بولتا ہے اور آج بھی کلام کرتا ہے۔ خدا تعالیٰ کی وحی اور الہامات کا سلسلہ آج بھی جاری ہے اور کوئی اس کو بند نہیں کرسکتا۔

ایک سوال کے جواب میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

آجکل دنیا کی حالت قابل فکر ہے اور اس کی بڑی وجہ یہی ہے کہ لوگ اپنے پیدا کرنے والے کو بھول چکے ہیں۔ پس چاہئے کہ انسان خدا کی طرف جھکے، خدا کی پہچان کرے اور جو خدا کو بھلائے بیٹھے ہیں وہ توبہ استغفار کریں۔ انسان، انسان سے محبت کرے اور آپس میں اخوت و محبت کا تعلق قائم کریں۔

جرنلسٹ نے سوال کیا کہ پاکستان میں جو اقلیتوں کے ساتھ سلوک ہورہا ہے، جو پرسیکیوشن ہو رہی ہے وہاں جماعت احمدیہ کا مستقبل کیا ہے؟

اس سوال کا جواب دیتے ہوئے حضور انور نے فرمایا کہ ان سب ظلموں اور تکالیف کے باوجود جماعت قائم ہے اور ہر ظلم برداشت کر رہی ہے۔ ہم قانون ہاتھ میں نہیں لیتے۔ ظلم کے خلاف اگر قانون مدد کرے تو ٹھیک ہے ورنہ ہم خدا تعالیٰ کے حضور گڑگڑاتے ہیں۔ باقی وہ لوگ جو یہ ظلم برداشت نہیں کرسکتے وہ پاکستان سے ہجرت کرکے آسٹریلیا اور دوسرے مغربی ممالک میں آکر آباد ہوئے ہیں۔ یہ پاکستان کی بدقسمتی ہے کہ پاکستان کا اچھا زرخیز دماغ، ڈاکٹرز، سائنسٹ، انجینئرز وغیرہ پاکستان سے باہر نکل رہا ہے۔ اس کا نقصان پاکستان کو ہو رہا ہے۔ ہم احمدیوں نے پاکستان بنانے میں حصہ لیا۔ پاکستان کی تعمیر میں ہمارا بڑا کردار ہے۔ قائداعظم نے پاکستان کا پہلا وزیر خارجہ ایک احمدی چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب کو بنایا۔ آج بچوں کی سکولوں کی کتابوں سے ان کے نصاب سے آپ کا نام نکال دیا گیا ہے۔ اس سے بڑھ کر بدقسمتی کیا ہوگی۔

حضور انور نے فرمایا اللہ تعالیٰ کے فضل سے احمدی وہاں ہیں اور وہاں ہی رہیں گے اور آخر دم تک رہیں گے اور رہتے چلے جائیں گے۔ ہم دعا کرتے ہیں کہ خدا ان ظلم کرنے والوں کو ہدایت دے۔ سمجھ دے اور وہ ظلم سے باز آجائیں۔

انٹرویو کا یہ پروگرام ساڑھے گیارہ بجے ختم ہوا۔

فیملی ملاقاتیں

اس کے بعد پروگرام کے مطابق فیملی ملاقاتیں شروع ہوئیں۔ آج صبح کے اس سیشن میں 47 فیملیز کے 190 افراد نے اپنے پیارے آقا سے ملاقات کی سعادت پائی۔ ان ملاقات کرنے والی فیملیز کا تعلق سڈنی کی دو جماعتوں Marsden Park اور Black Town سے تھا۔

ان تمام فیملیز نے اپنے آقا کے ساتھ تصاویر بنوانے کی سعادت پائی۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت تعلیم حاصل کرنے والے طلباء اور طالبات کو قلم عطا فرمائے اور چھوٹی عمر کے بچوں اور بچیوں کو چاکلیٹ عطا فرمائے۔

ملاقاتوں کا یہ پروگرام اڑھائی بجے تک جاری رہا۔ بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بیت الہدیٰ تشریف لا کر نماز ظہر و عصر جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

نیشنل عاملہ لجنہ سے میٹنگ

پروگرام کے مطابق چھ بجکر پندرہ منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بیت الہدیٰ تشریف لائے جہاں نیشنل مجلس عاملہ لجنہ اماء اللہ آسٹریلیا کی حضور انور کے ساتھ میٹنگ شروع ہوئی۔

حضور انور نے جنرل سیکرٹری صاحبہ سے دریافت فرمایا کہ آپ کو مجالس سے ماہانہ رپورٹس کارکردگی کس طرح ملتی ہیں اور پھر اس سے ماہانہ رپورٹ کس طرح تیار کرتے ہیں اور کیا مجالس کو تبصرہ کے ساتھ ان رپورٹس کا جواب بھجوایا جاتا ہے۔

اس پر جنرل سیکرٹری صاحبہ نے بتایا کہ مجالس سے جو رپورٹس موصول ہوتی ہیں ان پر تبصرہ کیا جاتا ہے۔ حضور انور نے فرمایا صدر لجنہ کی یہ ذمہ داری ہے کہ وہ تمام رپورٹس پڑھے اور اس پر تبصرہ کر کے اپنے شعبوں کو اور مجالس کو بھجوائے۔

سیکرٹری تربیت سے حضور انور نے لجنہ کے سلیبس کے بارہ میں دریافت فرمایا۔ حضور انور نے فرمایا آپ اپنا پہلا ٹارگٹ یہ رکھیں کہ آپ کی کتنی ممبرات ہیں جو ہر ہفتہ باقاعدگی سے خطبہ جمعہ سنتی ہیں اور یہ بھی ضروری ہے کہ **مختلف ممالک میں، میں جو جلسوں میں یا اجتماعات کے موقع پر لجنہ سے خطاب کرتا ہوں، ان کو لجنہ کی ہر ممبر سنے۔** اس کا بھی آپ کو جائزہ لینا چاہئے۔ خلیفۃ المسیح کے خطبات اور خطابات سننا اور پھر اس کے مطابق عمل کرنا آپ کی تربیت کے لئے بہت ضروری ہے۔ آپ کی اپنی تربیت ہوگی تو پھر اولاد کی بھی اچھی تربیت ہوگی۔

پھر یہ دیکھیں کہ لجنہ کی ہر ممبر نمازوں کی ادائیگی اور قرآن کریم کی تلاوت پابندی کے ساتھ کرنے والی ہو۔ اس سے آپ کا خدا تعالیٰ سے تعلق بڑھے گا۔ یہ بھی ضروری ہے کہ گھروں میں جو مائیں ہیں وہ اپنے میاں اور بچوں کو وقت پر نماز ادا کرنے کی یاددہانی کروانے والی ہوں۔ بلکہ ان کی ذمہ داری ہے کہ بچوں کو نماز کی عادت ڈال دیں اور بیت الذکر سے ان کا تعلق جوڑ دیں۔

حضور انور نے فرمایا میرے خطبات جمعہ میں سے اور پھر جو میں لجنہ کو ایڈریس کرتا ہوں اس کے اہم نکات تیار کیا کریں اور پھر اپنی لجنہ کی ہر ممبر کو سرکولیٹ کریں۔ ای میل کے ذریعہ بھجوا سکتی ہیں اور اسی طرح اپنی ماہانہ میٹنگ میں بھی دے سکتی ہیں۔

حضور انور نے چندہ تحریک جدید اور وقف جدید کا جائزہ لیتے ہوئے لجنہ کو ہدایت فرمائی کہ اپنا ایک ٹارگٹ رکھ کر اس کو حاصل کریں۔ اس پر حضور انور کی خدمت میں عرض کیا گیا کہ ہم صرف اپنی ممبرات کو اور بچوں کو توجہ دلاتے ہیں، یاددہانی کرواتے ہیں اور بتاتے ہیں کہ یہ کتنے اہم چندے ہیں۔ ان میں حصہ لیں اور ادائیگی کریں۔ اس پر حضور انور نے فرمایا کہ لجنہ اپنا پورے سال کا ایک ٹارگٹ معین کرے اور پھر لجنہ کی ہر ممبر سے چندہ حاصل کر کے اس ٹارگٹ کو حاصل کر لے۔ اس طرح آپ جماعت کے جو نیشنل سیکرٹری تحریک جدید اور وقف جدید ہیں ان کی پورے ملک کے مجموعی ٹارگٹ کے حصول میں مدد کر رہی ہوں گی۔ ذیلی تنظیمیں جب ان دونوں چندوں کا اپنا اپنا ٹارگٹ حاصل کرتی ہیں تو اس سے مجموعی طور پر آپ کی جماعت کی پوزیشن بہت بہتر ہو جاتی ہے اور اس طرح بعض ممالک اور جماعتیں نمایاں پوزیشن حاصل کرنے والوں میں شامل ہو جاتے ہیں۔

حضور انور نے فرمایا لجنہ کی ممبرات کو یہ علم ہونا چاہئے وہ کیا دے رہی ہیں اور کیوں دے رہی ہیں۔ اس کا علم ہونا ضروری ہے۔ اسی طرح اپنے بچوں اور بچیوں سے چندہ دلوائیں تو انہیں بھی بتایا کریں کہ تم یہ خدا تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لئے چندہ دے رہی ہو۔

سیکرٹری مال سے حضور انور نے لجنہ کے مجموعی بجٹ کے بارہ میں دریافت فرمایا اور ہدایت فرمائی کہ لجنہ کی جو ممبرز چندہ میں بقایا دار ہیں۔ ان کے پیچھے پڑنے کی ضرورت نہیں ہے۔ ممکن ہے ان کی کوئی جائز وجہ ہو جس کے باعث وہ اپنا چندہ ادا نہ کر پا رہی ہوں۔ ہاں اگر جماعت میں کسی لجنہ کی کوئی دوسری پرابلم ہے تو پھر اس کو حل ہونا چاہئے۔

آڈیٹر سے حضور انور نے اس کے کام کے بارہ میں دریافت فرمایا اور جائزہ لیا کہ کس حد تک حسابات کی چیکنگ وغیرہ کی جاتی ہے۔

سیکرٹری خدمت خلق سے حضور انور نے سارے سال کے پروگرام کے بارہ میں دریافت فرمایا اور ہدایت فرمائی کہ اپنے پروگراموں میں Old Homes اور سکول اور ہاسپٹلز کے وزٹ رکھا کریں اور اسی طرح مختلف Charities کے لئے فنڈ ریزنگ کرنے کے پروگرام بنایا کریں۔

حضور انور نے ہدایت فرمائی کہ جب آپ یہ کام کریں گی اور خدمت کریں گی اور چیریٹیز کو فنڈز مہیا کریں گی تو ان غیر لوگوں پر یہ بات واضح ہونی چاہئے کہ یہ احمدیہ جماعت کی خواتین کی تنظیم یہ فنڈز مہیا کر رہی ہے۔ یا یہ خدمت اور مدد کر رہی ہے۔

سیکرٹری صنعت و دستکاری سے حضور انور نے شعبہ کے کام کے بارہ میں دریافت فرمایا۔ حضور انور نے فرمایا جو بڑی عمر کی خواتین گھروں میں بیٹھی ہیں ان کو اپنے شعبہ کے کام میں شامل کریں۔ وہ گھروں میں بیٹھ کر چیزیں تیار کریں۔ پھر آپ باقاعدہ اپنی سالانہ نمائش لگائیں۔ مینا بازار لگائیں اور اجتماع کے موقع پر سٹالز بھی لگائیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے سیکرٹری ناصرات کے پردہ کے معیار کے بارہ میں دریافت فرمایا اور ہدایت فرمائی کہ سیکرٹری ناصرات کو پردہ کے معاملہ میں بچیوں کے لئے ایک اعلیٰ مثال اور نمونہ ہونا چاہئے کیونکہ بچیاں اپنی سیکرٹری کو دیکھ کر نمونہ پکڑیں گی۔ اگر سیکرٹری کے پردے کا معیار اچھا ہوگا تو پھر بچیوں کے پردے کا معیار بھی اچھا ہوگا۔

حضور انور نے ناصرات کے سلیبس کے بارہ میں دریافت فرمایا۔ نیز دریافت فرمایا کہ کون سی کتاب سالانہ Quiz کے لئے رکھی گئی ہے۔ حضور انور نے فرمایا کہ ایک تو سالانہ Quiz کا پروگرام باقاعدہ ہونا چاہئے دوسرے اس کے لئے حضرت اقدس مسیح موعودؑ کی کسی کتاب کے دو صفحے ہر بار رکھ لئے جائیں۔ ساری کتاب نہیں ورنہ یہ ناصرات کے لئے مشکل ہوگی۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ہدایت فرمائی کہ ناصرات سے مضامین بھی لکھوائے جائیں اور اس کے لئے باقاعدہ عناوین رکھے جائیں۔ مثلاً یہ عنوان ہو سکتا ہے کہ ہم احمدی کیوں ہیں؟ حضور انور نے فرمایا بچیوں کو اپنا دینی اور نیکی کا معیار بلند کرنا چاہئے اور ان کو یہ علم ہونا چاہئے کہ ہم کیوں احمدی ہیں۔ حضور انور نے فرمایا کہ اجتماعات کے موقع پر جو تقاریر کے عنوان ہیں وہ اللہ تعالیٰ، ہمارا خدا، خلافت احمدیہ، خلافت کی برکات اور خدمت خلق، دوسروں کی خدمت اور دوسروں کے کام آنا وغیرہ بھی ہونے چاہئیں۔

حضور انور نے اس بات کا جائزہ لیا کہ سنڈے کلاسز میں کتنی بچیاں حاضر ہوتی ہیں۔ حضور انور نے فرمایا ان کلاسز میں بچیوں کو زیادہ تعداد میں حاضر ہونا چاہئے۔ حضور انور نے ہدایت فرمائی کہ دس سال کی عمر سے جو بڑی بچیاں ہیں ان کی آپس میں گروپ ڈسکشن زیادہ ہونی چاہئے۔ بچیاں اس طریق سے زیادہ سیکھتی ہیں۔ ڈسکشن کے موضوع اس طرح کے ہونے چاہئیں جیسے ہم اپنا سر کیوں ڈھانپتے ہیں۔ Importance of God وغیرہ۔

حضور انور نے فرمایا کہ ڈسکشن پروگراموں میں بعض دیگر Topics بھی رکھے جا سکتے ہیں تا کہ بچیاں اپنے خیالات اور مسائل اور پرابلم کا اظہار کر سکیں۔ اس سے پھر اصلاح کے مواقع ملتے ہیں۔ مثلاً شادی بیاہ، خاوند، بچے، مردوں اور عورتوں کو جو علیحدہ علیحدہ رکھا گیا ہے، دونوں کے پروگرام علیحدہ علیحدہ ہوتے ہیں۔ پردہ میں ہوتے ہیں۔ اسی طرح رشتہ داروں کا احترام وغیرہ۔

اس طرح کی ڈسکشن سے بچیوں کے مسائل کا علم ہوگا تو ہم ان کی مشکلات اور مسائل کم کرنے کے لئے راہنمائی کر سکتے ہیں اور انہیں مختلف امور میں دینی تعلیم سے آگاہ کر سکتے ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے صدر صاحبہ لجنہ اماء اللہ کو ہدایت فرمائی کہ پڑھی لکھی، تعلیم یافتہ نوجوان لجنہ پر مشتمل ایک کمیٹی بنائیں۔ کمیٹی کی ممبران مختلف فیلڈ سے لیں اور کمیٹی اس بات کا جائزہ لے کہ ڈسکشن کے لئے کون کون سے ایریا کو ٹارگٹ کرنا ہے اور کس طرح بچیوں کے ساتھ یہ Issues ڈسکس کرنے ہیں۔

سیکرٹری تعلیم سے حضور انور نے دریافت فرمایا کہ کون سی کتاب آپ نے لجنہ کے مطالعہ کے لئے رکھی ہے۔ اس پر سیکرٹری صاحبہ نے عرض کیا کہ حضرت اقدس مسیح موعودؑ کی کتاب لیکچر لدھیانہ اور تفسیر قرآن اور ناظرہ قرآن رکھا ہوا ہے۔ حضور انور نے ہدایت فرمائی کہ ان پروگراموں میں اور اپنی میٹنگز میں لجنہ کی حاضری بڑھائیں۔

سیکرٹری ضیافت سے حضور انور نے دریافت فرمایا کہ آجکل جو کھانا تیار ہو رہا ہے، لجنہ علیحدہ بھی تیار کر رہی ہے یا جماعت کی ضیافت ٹیم تیار کر رہی ہے اس پر حضور انور کی خدمت میں عرض کیا گیا کہ جماعت کی ضیافت ٹیم کھانا تیار کر رہی ہے۔

سیکرٹری اشاعت (Publication) نے حضور انور کے دریافت فرمانے پر بتایا کہ لجنہ کے

رسالے الضحیٰ اور المیزان شائع ہوتے ہیں۔

حضور انور نے ہدایت فرمائی کہ لندن میں واقفات نو کے لئے جو رسالہ ''مریم'' شائع ہوتا ہے آپ اس کے خریدار بنیں اور باقاعدہ یہ رسالہ لگوائیں اور پھر اس کو اپنے ممبرز میں تقسیم کریں۔ زیادہ تعداد میں منگوائیں۔ حضور انور نے لجنہ کی ویب سائٹ کے بارہ میں بھی دریافت فرمایا کہ کس طرح اس کو آرگنائز کرتے ہیں۔ حضور انور نے ہدایت فرمائی کہ لجنہ اپنی Website کو آرگنائز کرے اور بچیوں سے اس کو Manage کرنے میں مدد لے۔

حضور انور نے سیکرٹری دعوت الی اللہ سے دریافت فرمایا کہ سال کے دوران کتنی بیعتیں ہوئی ہیں جو لجنہ کے ذریعہ ہوئی ہوں۔ حضور انور نے ہدایت فرمائی کہ یہاں جو خواتین کے کلچرل گروپس ہیں ان سے اپنے ذاتی تعلقات بڑھائیں۔ اس طرح دعوت الی اللہ کے لئے راہ نکلے گی۔ اسی طرح لوکل سکولوں کے وزٹ کریں اور اپنے رابطے بڑھائیں۔ حضور انور نے اس سال کے لئے لجنہ آسٹریلیا کو پانچ بیعتیں کروانے کا ٹارگٹ دیا۔ حضور انور نے فرمایا کہ آپ اپنے لئے اس سے بڑا ٹارگٹ رکھیں۔ بڑا ٹارگٹ رکھیں گے تو کم سے کم تو حاصل کریں گے۔

سیکرٹری تربیت برائے نومبائعین سے حضور انور نے دریافت فرمایا کہ اس وقت کتنی نومبائع خواتین آپ کے زیر تربیت ہیں اور ان کی کلچرل بیک گراؤنڈ کیا ہے اور انہوں نے کیا دیکھ کر احمدیت قبول کی ہے۔

حضور انور نے فرمایا ہر نومبائع کا جماعت کے انتظام میں مدغم ہونا بہت ضروری ہے۔ ورنہ پھر یہ لوگ پیچھے ہٹ جاتے ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے **نیشنل صدر لجنہ کو ہدایت فرمائی کہ اپنی ایک معاون صدر بنائیں جو MTA اور رشتہ ناطہ کے ڈیپارٹمنٹ کی نگرانی کرے۔** حضور انور نے فرمایا کہ ناصرات کے لئے بھی ویب سائٹ بنائی جاسکتی ہے لیکن اس کا نمونہ، ماڈل، لجنہ یوکے ویب سائٹ سے لیں اور ان کی طرز پر بنائی جائے۔ کیونکہ وہ منظور شدہ ہے اور محفوظ ہے۔

حضور انور نے فرمایا ہم نے افریقہ کے مختلف ممالک میں Model Villages Projects شروع کیا ہوا ہے۔ اس کو بھی فنڈ کرنا چاہئے جس طرح دنیا کی دوسری بڑی جماعتیں اس کے لئے فنڈز مہیا کر رہی ہیں۔ حضور انور نے فرمایا لجنہ اپنی نمائشوں کے پروگرام کے تحت دوسری لوکل کمیونٹیز کے پروگراموں میں اپنا سٹال لگاسکتی ہیں۔ حضور انور نے فرمایا لجنہ اپنے پروگراموں میں آزاد ہے اور انہیں دعوت الی اللہ کے لئے اور احمدیت کا پیغام پہنچانے کے لئے نئے نئے راستے تلاش کرنے چاہئیں۔ لیکن یہ سب کچھ دینی تعلیمات کے اندر رہ کر ہی ہوگا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ لجنہ اماء اللہ کی یہ میٹنگ سوا سات بجے ختم ہوئی۔

حسن موسیٰ لائبریری کا معائنہ

اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے حسن موسیٰ لائبریری کا معائنہ فرمایا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے 2006ء کے دورہ آسٹریلیا میں لائبریری کے معائنہ کے دوران اس لائبریری کا نام حسن موسیٰ لائبریری رکھا تھا۔ حضور انور نے لائبریری کا یہ نام حضرت صوفی حسن موسیٰ خان صاحب کے نام پر رکھا تھا۔ آپ حضرت اقدس مسیح موعود کے رفیق تھے اور 1903ء میں آسٹریلیا میں جماعت احمدیہ کے قیام کا آغاز آپ کے ذریعہ ہوا تھا۔

اب لائبریری کا معائنہ کرتے ہوئے حضور انور نے ہدایت فرمائی کہ آپ نے بک شاپ بھی لائبریری کے اندر بنائی ہوئی ہے۔ بہت سارے لوگوں کو پتہ نہیں ہے کہ کون سی کتابیں آپ کے پاس موجود ہیں اور کون سی نہیں ہیں۔ واقفات نو کو بھی کچھ پتہ نہیں کہ کتابیں ہیں کہ نہیں۔ احباب جماعت کو بتایا کریں اور جمعہ کے دن اعلان کیا کریں۔

حضور انور نے لائبریری کے مختلف حصے دیکھے۔ اطفال کے سیکشن کا بھی معائنہ فرمایا۔

حضور انور نے ایک اصولی ہدایت فرمائی کہ قادیان اور لندن میں جو بھی نئی کتب شائع ہوتی ہیں وہ ساتھ ساتھ منگوایا کریں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے لائبریری کی وزیٹر بک پر لکھا۔

اللہ تعالیٰ احباب جماعت کو لائبریری سے حقیقی رنگ میں استفادہ کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور دینی کتب خاص طور پر تفاسیر قرآن اور کتب حضرت مسیح موعود پڑھنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

آخر پر لائبریری کی انتظامیہ نے حضور انور کے ساتھ تصویر بنوانے کی سعادت پائی۔

فیملی ملاقاتیں

بعد ازاں پروگرام کے مطابق فیملی ملاقاتیں شروع ہوئیں۔ آج شام کے اس سیشن میں 16 فیملیز کے 40 افراد نے حضور انور سے ملاقات کی سعادت پائی۔

سڈنی کی دو جماعتوں Black Town اور Mount Druitt کے علاوہ پرتھ (Perth) سے آنے والے ایک صاحب نے بھی ملاقات کا شرف پایا۔ پرتھ سے آنے والے یہ دوست پانچ گھنٹے سے زائد جہاز کا سفر کر کے سڈنی ملاقات کے لئے پہنچے تھے۔

ان سبھی احباب نے اپنے آقا کے ساتھ تصویر بنوانے کی سعادت بھی پائی۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے از راہ شفقت تعلیم حاصل کرنے والے طلباء اور طالبات کو قلم عطا فرمائے اور چھوٹی عمر کے بچوں اور بچیوں کو چاکلیٹ عطا فرمائے۔

ملاقاتوں کا یہ پروگرام پونے نو بجے تک جاری رہا۔

تقریب آمین

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بیت الہدیٰ تشریف لے آئے اور تقریب آمین کا انعقاد ہوا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے درج ذیل بچوں اور بچیوں سے قرآن کریم کی ایک ایک آیت سنی اور آخر پر دعا کروائی۔

درج ذیل خوش نصیب بچوں اور بچیوں کو اس تقریب میں شامل ہونے کی سعادت نصیب ہوئی۔

عزیزم بلال احسن، طٰہٰ احمد، راویل چوہدری، عمران احمد، شہزاد احمد، فاران احمد، عالی شان، سید مجتبیٰ شاہ، جلیل الرحمٰن، Rabeet نثار، ذیشان شاہد

عزیزہ شافیعہ رحمان، صبیحہ رحمان، وردہ احمد، عائشہ چوہدری، شائستہ محمود، نمود السحر، مریم سندھو، ذوہا طارق، ثناء تاج، نادیہ مریم، ذارا رحمت، سماویہ نزہت، شہناز سید

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نو بجے نماز مغرب و عشاء جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

بقیہ از صفحہ 6

میں ایک ایسا بوسٹر لگوانا چاہتا ہوں کہ سرینام میں ہر گھر میں ایم ٹی اے دیکھا جاسکے اور میں اس کام کے لئے پورا خرچ دیتا ہوں۔

جلسہ سالانہ لندن میں بھی متعدد بار شرکت کی توفیق پائی۔ 2001ء میں اپنے سب سے چھوٹے بیٹے مبارک بدولہ صاحب کے ساتھ حج بیت اللہ کا شرف حاصل کیا۔ سرینام کے قیام کے آخری دنوں میں آپ کی صحت کافی خراب رہی پھر بھی نماز باجماعت کے لئے باقاعدگی سے آتے رہے اور جماعتی اشیاء کی پوری تندہی سے دیکھ بھال کرتے رہے۔

2002ء میں آپ کی دائیں ٹانگ پر چوٹ لگی اور زخم خراب ہوگیا جس کی وجہ سے چلنا پھرنا دشوار ہوگیا، اس کے علاوہ بڑھاپے کے دوسرے عوارض نے بھی آگھیرا، اور آپ مجبوراً 2004ء میں اپنے بچوں کے پاس ہالینڈ چلے گئے، کیونکہ ایک کے سوا آپ کے سب بچے وہاں آباد ہیں۔ آپ نے زندگی کے آخری سال ویل چیئر پر گزارے۔ اس عرصہ میں متعدد بار چند دن کے لئے سرینام آتے رہے۔

مورخہ 23 جون 2011ء کو تقریباً ستر سالہ رفاقت کے بعد آپ کی اہلیہ اپنے رب کے حضور حاضر ہوئیں تو آپ نے ان کی جدائی کا صدمہ بہت صبر اور حوصلے سے برداشت کیا۔ دسمبر 2012ء میں آخری دفعہ سرینام آئے اور 21 دسمبر کو نماز جمعہ کے لئے آپ کا بیٹا آپ کو بیت الذکر لے کر آیا تو افراد جماعت سے ملاقات کی اور پرانی یادیں تازہ کرتے رہے۔ خاکسار کے بچوں نے انہیں جماعت کی پرانی تصاویر دکھائیں تو ان میں موجود افراد جماعت کے نام بتاتے رہے اور بچوں کو در ثمین کی نظمیں بھی سنائیں۔

خدا تعالیٰ کے فضل سے آپ کی صحت آخر تک اچھی رہی اور آپ مختصر علالت کے بعد آپ 17 اپریل 2013ء کی صبح خالق حقیقی کے حضور حاضر ہوگئے۔ مورخہ 19 اپریل کو محترم مولانا نعیم احمد وڑائچ صاحب مربی انچارج ہالینڈ نے آپ کی نماز جنازہ پڑھائی، جس میں افراد جماعت کثیر تعداد میں شامل ہوئے۔ بعد ازاں ایمسٹرڈیم کے (Westgaarde) نامی قبرستان میں تدفین ہوئی۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ یکم مئی کو بیت الفضل لندن میں نماز ظہر سے قبل آپ کی نماز جنازہ غائب پڑھائی۔

محترم حسینی بدولہ صاحب کے بڑے بیٹے محترم عثمان بدولہ صاحب اس وقت نارتھ ہالینڈ کے امیر ہیں، آپ کے چھوٹے بیٹے مبارک بدولہ صاحب بھی جماعت کے فعال ممبر ہیں۔ آپ انتہائی شفیق اور محبت کرنے والے باپ تھے، اس لئے اولاد کے دل میں آپ کی عزت و احترام آخر تک قائم رہی اور انہوں نے والدین کی بھرپور خدمت کی توفیق پائی۔

اللہ تعالیٰ مرحوم کے درجات بلند فرمائے اور اپنے پیاروں کے قرب میں جگہ دے اور جماعت کو ہمیشہ ایسے مخلصین اور فدائین عطا فرماتا رہے۔

مکرم لئیق احمد مشتاق مربی سلسلہ

سرینام کے قابل فخر احمدی محترم حسینی بدولہ صاحب

سرینام کے ابتدائی احمدی جماعت کے قابل فخر اور مفید وجود محترم حسینی بدولہ صاحب مختصر علالت کے بعد مورخہ 17 اپریل 2013ء کو بانوے سال کی عمر میں ایمسٹرڈیم ہالینڈ میں وفات پاگئے۔ سرینام جماعت کیلئے محترم حسینی بدولہ صاحب کی خدمات انتہائی قابل قدر اور لائق تحسین ہیں، اس خاندان نے سرینام میں جماعت کے پودے کی بہت اولوالعزمی کے ساتھ آبیاری کی اور ان خدمات کی بدولت مولا کریم نے آپ کو بے انتہا فضلوں سے نوازا۔

ابتدائی حالات

محترم حسینی بدولہ صاحب (Hosseni Badoella) مورخہ یکم نومبر 1921ء کو سرامکہ (Saramacca) سرینام میں پیدا ہوئے۔ آپ کے والد کا نام کالے خان تھا۔ آپ پیدائشی مسلمان تھے اور ابتدا سے ہی دین کے کاموں میں رغبت تھی۔ آپ کی عمر تقریباً چھ سال تھی جب آپ کی والدہ فوت ہوگئیں۔ اس کے بعد آپ کی نانی نے آپ کو اپنی کفالت میں لے لیا، آپ کے نانا کا نام بدولہ تھا جو بعد میں آپ کے نام کا حصہ بن گیا۔ آپ کے والد کا پیشہ کھیتی باڑی تھا، اس لئے پرائمری تک تعلیم حاصل کرنے کے بعد آپ بھی اسی پیشے سے منسلک ہوگئے اور بعد میں معماری کا کام بھی سیکھا۔ انہی کاموں کی بدولت محنت اور جفاکشی آپ کے وجود میں رچ بس گئی اور جب تک چلنے پھرنے کی سکت رہی آپ کی مشقت کی عادت قائم رہی۔ مورخہ 29 دسمبر 1942ء کو آپ کی شادی نصیرن بی بی بنت حسن محمد صاحب سے ہوئی۔ پہلی بیٹی کے بعد اللہ نے آپ کو چھ بیٹوں سے نوازا۔ شادی کے بعد آپ نے پارامار یبو شہر میں اپنی زمینوں پر دھان لگانے کا کام شروع کیا اور عام دنوں میں معماری کا کام جاری رکھا۔ نیز شہر سے دور زمین کا ایک وسیع ٹکرا خرید کر وہاں گائے پالنے کا کام شروع کیا۔ کچھ عرصہ ٹرانسپورٹ کے کاروبار کے شعبہ سے بھی منسلک رہے۔

دین سے رغبت

محترم حسینی بدولہ صاحب فطری طور پر دیندار اور دینی شعائر کا احترام کرنے والے انسان تھے۔ جوانی میں اہل پیغام میں شامل ہوگئے اور 1934ء میں اس جماعت کی بیت تعمیر کی اور اس کا تمام تر کام بلامعاوضہ کیا۔ آپ اکثر دو ٹوپیاں ساتھ رکھتے تھے۔ کام کے وقت دھوپ کی شدت سے بچنے کے لئے ایک ٹوپی سر پر رکھتے اور جب نماز کا وقت ہوتا تو دوسری صاف ٹوپی پہن کر نماز ادا کرتے اس لئے اس زمانے میں آپ دو ٹوپی والے جوان کے نام سے مشہور ہوئے۔

قبول احمدیت

نومبر 1956ء میں جب سرینام میں جماعت احمدیہ قائم ہوئی، تو اس کا ہر سو چرچا ہوا۔ آپ بھی کشاں کشاں وہاں پہنچے اور پروگراموں اور سوال جواب کی مجالس میں شامل ہوتے رہے۔ جلد ہی خدا تعالیٰ نے آپ کو بھی حق کو پہچاننے کی توفیق عطا فرمائی اور 1957ء کے آغاز میں آپ نے بیعت کرکے جماعت میں شمولیت اختیار کی۔ آپ ہمیشہ اس بات پر فخر کرتے تھے کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے زمانے کے امام کو پہچاننے اور اس پر ایمان لانے کی توفیق بخشی ہے۔

جماعتی خدمات

دین سے فطری لگاؤ کے باعث جلد ہی آپ نے اپنی ملکیتی زمین پر خانہ خدا بنانے کی ٹھانی اور 18 جون 1961ء کو مولانا شیخ رشید احمد اسحٰق صاحب نے اس بیت کی بنیاد رکھی، محترم مولانا بشیر احمد آرچرڈ صاحب اس تقریب میں شمولیت کے لئے خاص طور پر ہمسایہ ملک گیانا سے تشریف لائے۔ بعد میں پیدا ہونے والے جماعتی حالات نے یہ ثابت کردیا کہ اس جگہ بیت کی تعمیر خدا تعالیٰ کے فضل سے سرینام میں جماعت احمدیہ کے بقا کا موجب بنی۔

1958ء اور 1966ء میں پیش آنے والے بعض تلخ واقعات نے جماعت کے اتحاد کو بہت نقصان پہنچایا، مگر آپ کے پائے ثبات میں کبھی لغزش نہ آئی اور آپ پورے اخلاص اور وفا کے ساتھ عہد بیعت پر قائم رہے، اور تمام مشکلات کا ڈٹ کر مقابلہ کیا۔ ابتدا سے ہی آپ جماعت کی بہبود کے لئے جماعتی سرگرمیوں میں بھرپور حصہ لیتے رہے **اور جماعت کی طرف سے قائم کئے گئے مدرسہ میں تدریس کے فرائض بھی انجام دیتے رہے، اس مقصد کے لئے آپ نے اردو لکھنی پڑھنی سیکھی۔** 1958ء تک یہ مدرسہ علاقہ سارون میں قائم رہا، پھر آپ کی ملکیتی زمین پر منتقل ہوا اور 1970ء تک جاری رہا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث نے جلسہ سالانہ کے موقعہ پر 27 دسمبر 1969ء کو اس سکول کا ذکر بھی فرمایا۔

محترم حسینی بدولہ صاحب نے ہر قسم کے نامساعد حالات میں ذاتی خرچ اور محنت سے بیت الناصر کی تعمیر جاری رکھی۔ اس کار خیر میں آپ کی اہلیہ اور بچوں نے بھی آپ کا بھرپور ساتھ دیا۔ 1967ء میں گیانا کے مربی سلسلہ محترم مولانا غلام احمد نسیم صاحب سرینام آئے تو حسینی بدولہ صاحب نے انہیں اپنے گھر میں رکھا اور ان کے ساتھ مل کر جماعت کی تنظیم نو میں بھرپور حصہ لیا۔ مولانا نسیم صاحب 1970ء تک تین مرتبہ گیانا سے سرینام آئے اور تینوں دفعہ آپ کو ان کی مہمان نوازی کا موقعہ ملا اور ان کی عدم موجودگی میں آپ خطوط کے ذریعہ انہیں بیت الناصر کی تعمیر اور جماعتی صورتحال سے آگاہ کرتے رہے اور انہی کی موجودگی میں 1969ء میں زیر تعمیر بیت کے ساتھ مشن ہاؤس کی بنیاد رکھی اور بیت کی تکمیل کے بعد یہ عمارت بھی آپ کی شب و روز محنت اور ذاتی خرچ سے مکمل ہوئی۔ اپریل 1971ء میں محترم مولانا فضل الٰہی بشیر صاحب کی موجودگی میں چار خوبصورت میناروں سے مزین بیت الناصر کے افتتاح کے موقعہ پر آپ نے حاضرین کے سامنے درج ذیل تحریر بلند آواز سے پڑھی:

''میں بقائمی ہوش وحواس اللہ کو گواہ ٹھہراتے ہوئے اعلان کرتا ہوں کہ میں نے اور میری بیوی نے صرف اور صرف اس نیت سے یہ زمین دی اور اس پر یہ بیت تعمیر کی، تا اس ملک سرینام جنوبی امریکہ میں جماعت احمدیہ کی شاخ مضبوطی سے قائم ہو اور احمدیت کی اشاعت ہو اور خدائے واحد و لاشریک کی عبادت کی جاوے۔ میں اور میری بیوی خلافت احمدیہ سے وابستہ ہیں۔ میں اللہ تعالیٰ کا شکرگزار ہوں کہ اس نے ہماری نیت اور ارادہ کے مطابق اس کام کو پایہ تکمیل تک پہنچایا۔ میں ان سب کا بھی شکریہ ادا کرتا ہوں جنہوں نے اس کام میں میری مدد کی۔ آپ سب بھائیوں اور بہنوں کی موجودگی میں میں اس بیت اور اس قطعہ زمین کی ملکیت کے حقوق سے دستبردار ہوتا ہوں۔ نہ میں اور نہ کوئی میرا وارث اس زمین اور بیت کا حقدار ہوگا۔ آج سے اس کے مالک ومختار ہمارے آقا و مطاع حضرت مرزا ناصر احمد خلیفۃ المسیح الثالث ہوں گے۔ حضور جس طرح چاہیں اس قطعہ زمین اور بیت کو سرینام گورنمنٹ کے قانون کے مطابق مجھ سے لکھوالیں، مجھے کوئی عذر نہ ہوگا۔ آپ سب گواہ رہیں کہ میں آپ سب کے سامنے اس بیت کی چابی حضرت خلیفۃ المسیح کے نمائندے مولانا فضل الٰہی بشیر صاحب مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے سپرد کرتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ میری اس حقیر قربانی کو قبول فرمائے۔ مجھے، میری بیوی اور ہماری اولاد کو ہمیشہ احمدیت پر قائم رکھے اور دین کی خدمت کی توفیق دیتا رہے۔ العبد۔ حسینی بدولہ۔''

دو ممبران نے اس تحریر پر بطور گواہ دستخط کئے اور محترم مولانا فضل الٰہی بشیر صاحب نے بیت الناصر کی چابی وصول کرکے دستخط کئے۔ اس یادگار موقعہ پر حضرت خلیفۃ المسیح الثالث اور محترم وکیل التبشیر صاحب کے پیغامات بھی موصول ہوئے، جو مربی سلسلہ نے پڑھ کر سنائے۔

1961ء میں آپ جماعت کے صدر منتخب ہوئے اور 2004ء تک آپ کو کبھی صدر اور کبھی نائب صدر کی حیثیت سے خدمت کی توفیق ملتی رہی، اور آپ نے ہمیشہ ہر حال میں جماعت کے مفاد کیلئے کام کیا۔ مربیان کا احترام کرنے والے اور بھرپور خیال رکھنے والے تھے۔ دعوت الی اللہ کا بہت شوق تھا اور انتہائی سلجھے ہوئے اور مہذب انداز میں پیغام حق پہنچایا کرتے تھے۔ 1975ء سے 1981ء کے دوران محترم مولانا محمد صدیق ننگلی صاحب کے ساتھ احمدیہ کربین کونسل کے جلسوں میں شمولیت کیلئے آپ چار دفعہ گیانا اور ٹرینیڈاڈ گئے۔ 1980ء میں اہلیہ، چھوٹے بیٹے حبیب بدولہ اور بہو کے ساتھ قادیان دارالامان اور ربوہ کا سفر کیا اور جلسہ ہائے سالانہ میں شرکت کے ساتھ ساتھ 29 دسمبر 1980ء کو حضرت خلیفۃ المسیح الثالث سے ملاقات کا شرف حاصل کیا۔

1982ء میں محترم مولانا محمد صدیق ننگلی صاحب کے ساتھ مل کر جماعت کی دوسری بیت ''نصر'' تعمیر کرنے کی توفیق پائی۔ معماری کی خدمات کے ساتھ ساتھ اس کار خیر کے لئے ایک ہزار سرینامی گلڈرز نقد ادائیگی بھی کی، آپ کی اہلیہ اور دو بچوں نے اس بیت کی تعمیر کے لئے دو ہزار تین سو گلڈرز ادائیگی کی۔ ذاتی محنت اور شب و روز کوشش کی بدولت مولا کریم نے آپ کو وسیع جائیداد اور مالی کشائش عطا کی اس لئے آپ ہمیشہ مالی قربانی میں پیش پیش رہے۔ ملازمین سے بہت نرمی کا سلوک کرنے والے تھے۔ صدقہ وخیرات کثرت سے کرتے تھے۔ ضرورت مندوں کو بلا جھجک قرض دے دینا اور نادار طلباء کی مالی امداد کرتے رہنا آپ کا شیوہ تھا۔ دھان کی کاشت میں کمی کے رجحان کے بعد رہائشی پلاٹ بنا بنا کر اپنی زمین مناسب داموں پر فروخت کرتے رہے اور آج آپ کے بچوں کے نام پر کئی گلیاں بنی ہوئی ہیں۔ گلاب عمراؤ نامی ایک شخص لمبا عرصہ آپ کے ساتھ کام کرتا رہا اور آپ ہی کی دعوت سے احمدی ہوا۔ آپ نے ہمیشہ اس کا خیال رکھا اور اس کی زندگی کے آخری سالوں میں آپ کی اہلیہ نے اس کی بہت دیکھ بھال کی، اسی حسن سلوک سے متاثر ہوکر اس شخص نے 1973ء میں بقائمی ہوش وحواس اپنا چار ہزار مربع میٹر کا پلاٹ جماعت کے نام ہبہ کیا۔

1994ء میں سرینام میں ایم ٹی اے کا اجراء ہوا تو آپ نے کئی دفعہ اس خواہش کا اظہار کیا کہ

باقی صفحہ 5 پر

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

درخواست دعا

مکرم مبارک احمد طاہر صاحب سیکرٹری مجلس نصرت جہاں لکھتے ہیں۔

خاکسار کی اہلیہ مکرمہ بشریٰ ناہید صاحبہ پلیٹلٹس کی کمی کی وجہ سے بیمار ہیں۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے اللہ تعالیٰ ان کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے اور جملہ پیچیدگیوں سے محفوظ رکھے۔ آمین

مکرم ساجد محمود صاحب کارکن دفتر خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کی عزیزہ مکرمہ نائلہ ناصر صاحبہ اہلیہ مکرم ناصر احمد صاحب دارالفضل ربوہ کا دوبارہ پتہ کا آپریشن ہوا ہے۔ اب معدہ میں انفیکشن کی وجہ سے تکلیف ہے اور سروسز ہسپتال لاہور کے I.C.U میں زیر علاج ہیں۔ احباب سے ان کی صحت کاملہ و عاجلہ کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

مکرم محمد انوار الحق صاحب لاہور تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کے برادر نسبتی مکرم ٹھیکیدار محمد یوسف صاحب آف راولپنڈی حال راہوالی ضلع گوجرانوالہ ہیپاٹائٹس کی وجہ سے علیل ہیں۔ فضل عمر ہسپتال میں زیر علاج رہنے کے بعد اب گھر آ گئے ہیں گزشتہ کئی سالوں سے شوگر اور بلڈ پریشر اور اعصابی کھچاؤ کی وجہ سے ٹانگوں پر کافی اثر ہے۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ مولیٰ کریم صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے اور ہر قسم کی پریشانی سے محفوظ رکھے۔ آمین

خاکسار کا بڑا بیٹا مظفر الحق گزشتہ 2 سال سے کمر میں درد کی وجہ سے صاحب فراش ہے علاج جاری ہے مگر پوری طرح آرام نہیں آ رہا۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ شافی مطلق خدا محض اپنے خاص فضل سے صحت و تندرستی عطا فرمائے ہر پریشانی اور مشکل سے محفوظ رکھے۔ آمین

ملازمت کے مواقع

انسداد دہشت گردی ڈیپارٹمنٹ پنجاب میں کارپورلز کی آسامیاں خالی ہیں۔ ایسے احباب و خواتین جن کی تعلیم گریجوایشن (سیکنڈ ڈویژن) عمر 18 سال سے 25 سال کے درمیان ہو اور جسمانی فٹنس و پیمائش مطلوبہ معیار کے مطابق ہو درخواست دینے کے اہل ہیں۔ درخواست فارم و دیگر تفصیلات کے لئے وزٹ کریں۔

www.nts.org.pk

پنجاب کے ایلیمنٹری و ہائی سکولز کیلئے مرد و خواتین اساتذہ کی بھرتی بذریعہ NTS شروع ہے۔ NTS ٹیسٹ کیلئے درخواست فارم و دیگر تفصیلات کیلئے وزٹ کریں۔

www.nts.org.pk

بینک آف پنجاب کو مینجمنٹ ٹرینی آفیسر (انٹری لیول پوزیشن) کی آسامیوں کیلئے فریش MBA/M.Sc/B.Sc (ایگریکلچر) پاس افراد سے درخواستیں مطلوب ہیں۔ آن لائن اپلائی کرنے کیلئے وزٹ کریں۔

www.bop.com.pk

یونیورسٹی آف سینٹرل پنجاب کو ڈائریکٹر لائبریریز اور فرنٹ ڈیسک آفیسر کی ضرورت ہے۔ درخواست جمع کروانے کی آخری تاریخ 20 نومبر 2013ء ہے۔ تفصیلات کیلئے وزٹ کریں۔

www.ucp.edu.pk

آسٹریلین کونسپٹ انفرٹیلیٹی میڈیکل سینٹر کو اپنی لاہور برانچ کے لئے اکاؤنٹنٹ کی ضرورت ہے۔

ایمبر کیپسٹرز لمیٹڈ لاہور کو اپنی فیکٹری میں اپرنٹس شپ ٹریننگ کیلئے الیکٹریشن اور فٹر کے شعبہ میں خواہشمند نوجوانوں سے درخواستیں مطلوب ہیں تعلیم میٹرک برائے الیکٹریشن اور مڈل برائے فٹر، عمر 15 سے 20 سال کے درمیان ہونی چاہئے۔

ایک پبلک سیکٹر آرگنائزیشن کو پرنسپل سائنٹسٹ، سینئر سائنٹسٹ، سینئر میڈیکل آفیسر، سینئر سول انجینئر، جونیئر کیمیکل انجینئر، جونیئر سائنٹسٹ، پبلک ریلیشن آفیسر اور جونیئر ایگزیکٹو کی خالی آسامیوں کیلئے درخواستیں مطلوب ہیں۔ آن لائن اپلائی کرنے کیلئے وزٹ کریں۔

www.paec.gov.pk

پروونشل الیکشن کمیشن پنجاب کی جانب سے سینئر اسسٹنٹ، جونیئر پرسنل اسسٹنٹ/سٹینو ٹائپسٹ، ڈیٹا انٹری آپریٹر اور ڈسپیچ رائیڈر کی خالی آسامیوں کیلئے 18 سے 30 سال کی عمر کے افراد سے درخواستیں مطلوب ہیں۔

گورمے لاہور میں مختلف ڈیپارٹمنٹ میں 40 سے زائد آسامیاں خالی ہیں۔

وفاقی اردو یونیورسٹی کراچی کو پروفیسرز، ایسوسی ایٹ پروفیسرز اور لیکچرارز کی ضرورت ہے۔ آسامیوں کیلئے تعلیم اور تجربہ ہائر کمیشن کی شرائط کے مطابق ہونا ضروری ہے جو کہ HEC کی ویب سائٹ پر دیکھا جا سکتا ہے۔

پنجاب پبلک سروس کمیشن نے ایگریکلچر ڈیپارٹمنٹ، پبلک پروسیکیوشن ڈیپارٹمنٹ اور ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ میں ملازمتوں کا اعلان کر دیا ہے۔ خواہشمند احباب آن لائن اپلائی کرنے کے لئے وزٹ کریں:۔

www.ppsc.gop.pk

نوٹ: اشتہار نمبر 3 تا 11 کی تفصیل کیلئے 10 نومبر 2013ء کا اخبار روزنامہ جنگ ملاحظہ فرمائیں۔

(نظارت صنعت و تجارت ربوہ)

نکاح

مکرمہ بشریٰ اعجاز صاحبہ دارالرحمت شرقی راجیکی ربوہ تحریر کرتی ہیں۔

میرے بیٹے مکرم عمیر اعجاز صاحب ابن مکرم اعجاز احمد جج صاحب کے نکاح کا اعلان مکرمہ علیشا ظفر مرزا صاحبہ بنت مکرم لطیف احمد ظفر مرزا صاحب کے ساتھ مورخہ 2/اپریل 2013ء کو بیت المبارک میں محترم حافظ مظفر احمد صاحب ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد مقامی نے پندرہ ہزار پاؤنڈ حق مہر پر کیا۔ دولہا محترم عبداللہ خان صاحب مرحوم آف گھنو کے جج کے پوتے ہیں اور دلہن محترم سمیع احمد ظفر مرزا صاحب مرحوم کی پوتی ہیں۔ نیز دونوں مکرم محمود احمد باجوہ صاحب مرحوم اور مکرمہ صغریٰ مرزا صاحبہ کے نواسہ نواسی ہیں۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ یہ رشتہ ہر لحاظ سے جانبین کیلئے مبارک کرے اور دینی اور دنیوی حسنات سے نوازے۔ آمین

شوگر آگاہی کیمپ

فضل عمر ہسپتال میں مریضوں اور لواحقین کیلئے شوگر آگاہی کیمپ مورخہ 20 نومبر 2013ء کو بوقت 10 بجے صبح سیمینار ہال میں منعقد ہوگا۔ ضرورتمند احباب و خواتین اس سے استفادہ کے لئے ہسپتال تشریف لائیں اور سیمینار میں شمولیت فرمائیں۔

(ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال ربوہ)

کامیابی

مکرمہ بشریٰ اعجاز صاحبہ دارالرحمت شرقی راجیکی ربوہ تحریر کرتی ہیں۔

میری بہو اور بھانجی مکرمہ علیشا ظفر مرزا صاحبہ بنت مکرم لطیف احمد ظفر مرزا صاحب آف یو۔کے نے A لیول کے امتحان میں ایک A☆ ایک A اور ایک B گریڈ حاصل کیا ہے اور A لیول میں بھی A گریڈ حاصل کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے جلسہ سالانہ U.K 2013ء کے موقع پر حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے ازراہ شفقت لجنہ کے خطاب سے قبل اپنے دست مبارک سے گولڈ میڈل اور سند عطا فرمائی۔ اس سے قبل O لیول کے امتحان میں بھی عزیزہ نے سات A☆ اور چار A گریڈ حاصل کئے تھے اور حضور انور نے 2011ء کے جلسہ سالانہ کے موقع پر سند اور گولڈ میڈل عطا فرمایا تھا۔ موصوفہ مکرم محمود احمد صاحب باجوہ مرحوم اور محترمہ صغریٰ مرزا صاحبہ مرحومہ ٹیچر فضل عمر سکول ربوہ کی نواسی اور محترم سمیع احمد ظفر مرزا صاحب مرحوم کی پوتی ہے۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ خدا تعالیٰ اس کو مزید اعلیٰ کامیابیوں سے نوازے۔ آمین

دورہ انسپکٹر روزنامہ الفضل

مکرم محمد احمد مظفر علوی صاحب نمائندہ مینیجر روزنامہ الفضل آجکل توسیع اشاعت اور بقایاجات کی وصولی کیلئے دورہ پر ہیں تمام عہدیداران و احباب جماعت سے بھرپور تعاون کی درخواست ہے۔

مکرم احمد حبیب صاحب انسپکٹر روزنامہ الفضل آجکل توسیع اشاعت، وصولی واجبات اور اشتہارات کیلئے ضلع ساہیوال کے دورہ پر ہیں احباب جماعت و اراکین عاملہ اور مربیان کرام سے خصوصی تعاون کی درخواست ہے۔

(مینیجر روزنامہ الفضل)

ٹیڑھے دانتوں کا علاج فکسڈ بریسز سے کیا جاتا ہے
احمد ڈینٹل سرجری فیصل آباد
صبح 9 بجے تا 1 بجے گورونانک پورہ :041-2614838
شام 5 بجے تا 9 بجے ستیانہ روڈ :041-8549093
ڈاکٹر وسیم احمد ثاقب ڈینٹل سرجن
بی ایس سی۔ بی ڈی ایس (پنجاب) 0300-9666540

گوندل کے ساتھ پچاس سال
گوندل کراکری سے گوندل بینکوئیٹ ہال
ترقی معیار اور خدمت کی گولڈن جوبلی
بکنگ آفس: گوندل کیٹرنگ گولبازار ربوہ
ہال: سرگودھا روڈ ربوہ
فون: 0300-7709458, 0301-7979258, 6212758

سالانہ تقریب تقسیم انعامات 2012-13ء

مجلس خدام الاحمدیہ مقامی ربوہ

خدا تعالیٰ کے فضل و رحم کے ساتھ مجلس خدام الاحمدیہ مقامی ربوہ کو مورخہ 30 اکتوبر 2013ء کو شام 7 بجے بمقام ہال دفتر مجلس انصار اللہ مقامی ربوہ اپنی سالانہ تقریب تقسیم انعامات 2012-13ء منعقد کرنے کی توفیق ملی۔ تقریب کے مہمان خصوصی محترم اسفند یار منیب صاحب انچارج شعبہ تاریخ احمدیت تھے۔ تلاوت قرآن کریم سے تقریب کا آغاز ہوا۔ عہد اور نظم کے بعد مکرم طاہر احمد آصف صاحب معتمد مقامی نے سالانہ کارگزاری کی رپورٹ پیش کی۔ جس کا مختصر تذکرہ پیش ہے۔

573 خدام کو وصیت کے نظام میں شامل کیا گیا۔ ربوہ کے 84 فیصد خدام خطبہ حضور انور سنتے ہیں۔ ربوہ میں موجود نومبائعین خدام کی تعداد 28 اور اطفال کی تعداد 16 ہے جو کہ اللہ کے فضل سے تجنید اور بجٹ میں شامل ہیں۔ ہر ماہ نومبائعین کی تربیتی کلاس ہوتی رہی۔ 9 ہزار 129 خدام تحریک جدید کی بابرکت تحریک میں شامل ہیں۔ دوران سال 695 خدام نئے شامل کئے گئے۔ آل پاکستان علمی مقابلہ جات میں خدام الاحمدیہ مقامی ربوہ نے حسب سابق پہلی پوزیشن برقرار رکھی۔ دوران سال مقابلہ مضمون نویسی کے تحت 4 ہزار 385 مضامین مرکز ارسال کئے گئے۔

ایک ہزار 910 خدام نے 531 یوم وقف کر کے 596 مہمانوں کو پیغام حق پہنچایا۔ 9 ہزار 822 خدام نے MTA کے پروگرامز سے استفادہ کیا نیز 535 مہمانوں کو بھی استفادہ کروایا۔ اس کے علاوہ 266 جلسہ ہائے سیرت النبی ﷺ جن میں 12 ہزار 652 خدام، 128 کیسٹ پروگرامز جن میں 7 ہزار 302 خدام اور 467 مجالس سوال و جواب میں 8 ہزار 254 خدام اور 86 مہمانوں نے شرکت کی۔

8 ہزار 105 خدام کا طبی معائنہ ہوا۔ 64 حلقہ جات میں 89 کلو اَجمیعا ہوئے۔ جن میں 2 ہزار 551 خدام شامل ہوئے۔ ربوہ بھر میں کل 3 ہزار 707 وقار عمل ہوئے جن میں اوسطاً مجموعی طور پر 66 ہزار 887 خدام شریک ہوئے اور 4 ہزار 143 گھنٹے کام کیا گیا۔ 39 ہزار 213 سے زائد پودے شجر کاری مہم کے تحت لگائے گئے۔ سال کے آخر میں مورخہ 4 تا 18 اکتوبر مقابلہ صفائی کروایا گیا۔ دوران سال F.A سے قبل تعلیم چھوڑنے والے طلباء سے بار بار رابطہ کیا گیا اور 117 ایسے طلباء کو تعلیم دوبارہ شروع کروائی گئی جو ایف اے سے قبل تعلیم چھوڑ چکے تھے۔ 522 مستحق طلباء میں 4 لاکھ 72 ہزار 530 روپے مالیت کی کتب جبکہ 58 ہزار 270 روپے مالیت کی کاپیاں مستحق طلباء کو دی گئیں۔ اسی طرح 42 مستحق طلباء کی ماہانہ فیس 35 ہزار 646 روپے ادا کی گئی اور 34 ہزار 450 روپے مالیت کے یونیفارمز لے کر دیے گئے۔ ہر ماہ ربوہ کے اوسطاً 20 حلقہ جات میں فری کوچنگ جاری رہی جن سے 340 کے قریب طلباء استفادہ کرتے رہے۔ دوران سال 4 ہزار 681 بیگز عطیہ خون پیش کرنے کی توفیق ملی۔ کل 343 میڈیکل کیمپس کا انعقاد ہوا۔ جس میں 21 ہزار 46 مریضوں کا مفت علاج کیا گیا۔ خدام الاحمدیہ کے تحت 5 فری ہومیو پیتھک ڈسپنسریوں کے ذریعہ مریضوں کا علاج جاری ہے۔ عیادت مریضاں کے لئے 58 ہزار 430 روپے مالیت کے تحائف اور راشن کی صورت میں 7 لاکھ 11 ہزار 265 روپے جبکہ نقد امداد 11 لاکھ 85 ہزار 810 روپے خرچ کئے گئے۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے 743 خدام کو عطیہ چشم کی تحریک میں شمولیت کی توفیق ملی۔ سردیوں میں گرم کپڑے اور سویٹرز بھی تقسیم کئے گئے۔

رپورٹ کے بعد مہمان خصوصی نے عمدہ کارکردگی دکھانے والے حلقہ جات اور زعماء حلقہ جات میں انعامات اور شیلڈ تقسیم کیں۔ امسال نمایاں پوزیشنز حاصل کرنے والے حلقہ جات میں مسرور ہوسٹل اول، ناصر آباد شرقی دوم اور دارالنصر غربی حبیب نے سوم پوزیشن حاصل کی۔ بعد تقسیم انعامات مہمان خصوصی نے خدام کو تربیتی اور انتظامی امور کے حوالے سے ہدایات اور نصائح کیں۔ مکرم طاہر جمیل بٹ صاحب مہتمم مجلس خدام الاحمدیہ مقامی ربوہ نے مہمانان اور شرکاء تقریب کا شکریہ ادا کیا۔ اجتماعی دعا کے ساتھ یہ سالانہ تقریب اختتام پذیر ہوئی۔ آخر پر تمام شرکاء کی خدمت میں عشائیہ پیش کیا گیا۔

نکاح و تقریب شادی

❁ مکرم طارق محمود جاوید صاحب افسر امانت و خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کے بیٹے مکرم ولید محمود صاحب واقف نو کے نکاح کا اعلان ہمراہ مکرمہ سدرہ کنول احمد صاحبہ بنت مکرم مقصود احمد صاحب آف یوکے مبلغ چھ ہزار پاؤنڈز حق مہر پر مورخہ 2 نومبر 2013ء کو رفیع بینکوئیٹ ہال میں تلاوت اور نظم کے بعد محترم مولانا سلطان محمود انور صاحب ناظر رشتہ وناطہ نے کیا اور دعا کروائی۔ مورخہ 3 نومبر 2013ء کو دعوت ولیمہ کا انتظام بھی رفیع بینکوئیٹ ہال میں کیا گیا۔ جس میں محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب نے رشتہ کے بابرکت ہونے کیلئے دعا کروائی۔ دلہن مکرم محمد احمد شمس صاحب مربی سلسلہ کی بھانجی اور ننھیال کی طرف سے حضرت مولوی رحمت علی صاحب رفیق حضرت مسیح موعود کی نسل سے ہے۔ دلہا مکرم چوہدری محمد شریف صاحب سابق خادم حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب کا پوتا ہے۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو بہت بابرکت فرمائے اور آئندہ نسل کو خلافت احمدیہ کا فدائی اور جاں نثار بنائے۔ آمین

ربوہ میں طلوع وغروب 18۔نومبر

طلوع فجر	5:14
طلوع آفتاب	6:37
زوال آفتاب	11:53
غروب آفتاب	5:10

ایم ٹی اے کے اہم پروگرام

18 نومبر 2013ء

2:55 am	خطبہ جمعہ 15 نومبر 2013ء
4:10 am	سوال وجواب
6:15 am	طلباء کے ساتھ ملاقات 24 مئی 2013ء گیلکری کینیڈا
7:46 am	خطبہ جمعہ 15 نومبر 2013ء
9:54 am	لقاء مع العرب
12:04 pm	حضور انور کا دورہ مغربی افریقہ
6:04 pm	خطبہ جمعہ 28 جنوری 2008ء
9:00 pm	راہ ہدیٰ
11:25 pm	حضور انور کا دورہ مغربی افریقہ

سٹی پبلک سکول
دارالصدر جنوبی ربوہ
(کلاس 6th تا 9th داخلہ جاری ہے)
ادارہ ہذا نے سکول کا نام الصادق اکیڈمی (بوائز ہائی سکول) سے تبدیل کر کے سٹی پبلک سکول رکھ لیا ہے اور نئے نام سے محکمہ تعلیم سے رجسٹرڈ کروالیا ہے۔
● نئے جوش اور ولولہ سے تدریس کا عمل جاری ہے۔
● چند اساتذہ کی آسامیاں خالی ہیں۔
منجانب: پرنسپل سٹی پبلک سکول (ربوہ) 047-6214399

فیصل آباد میں آپ کی اپنی دکان
عزیز کلاتھ و شال ہاؤس
لیڈیز و جینٹس سوٹنگ، شادی بیاہ کی فینسی و کامدار ورائٹی
پاکستان و امپورٹڈ شالیں، سکارف جرسی سویٹر، تولیہ
بینان وجراب کی مکمل ورائٹی کا مرکز
کارنر بھوانہ بازار۔ چوک گھنٹہ گھر۔ فیصل آباد
041-2604424,0333-6593422
0300-9651583

FR-10

روشن کاجل
آنکھوں کی حفاظت اور خوبصورتی کیلئے
ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) گولبازار ربوہ
NASIR ناصر
Ph:047-6212434

گل احمد اور نشاط کی مکمل ورائٹی
نیز بہترین فینسی ورائٹی کا مرکز
صاحب جی فیبرکس
www.sahibjee.com
ریلوے روڈ ربوہ: +92-47-6212310

فاتح جیولرز
www.fatehjewellers.com
Email:fatehjeweller@gmail.com
ربوہ فون نمبر: 0476216109
موبائل 0333-6707165

ارشد بھٹی پراپرٹی ایجنسی
لاہور، اسلام آباد، ربوہ اور ربوہ کے گردونواح میں پلاٹ مکان زرعی و سکنی
زمین خرید وفروخت کی بااعتماد ایجنسی 0333-9795338
بلال مارکیٹ بالمقابل ریلوے لائن ربوہ فون دفتر: 6212764
گھر: 6211379 موبائل 0300-7715840

پاکستان الیکٹرو انجینئرنگ
PE
نکل ٹینک، گولڈ پلانٹ، کروم ٹینک، بیرل ریکٹفائر ٹرانسفارمر، اوون
ڈرائر مشین، فلٹر پمپ، ٹائٹینیم ہیٹر، پاؤڈر کوٹنگ مشین، ڈی اونائزر پلانٹ
پروپرائٹرز: منور احمد۔ بشیر احمد
پی، وی، سی لائننگ، فائبر لائننگ
37 دل محمد روڈ لاہور۔ فون نمبر: 0300-4280871,0333-4107060,042-37247741